بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

ایمان سب سے بڑی سعادت کا دروازہ ہے

۱۳ نومبر ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اما بعد، اے اللہ کے بندو!

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی اس طرح گزارے کہ اپنے نفس میں دو حقیقتوں پر عمل کی نگرانی کرتا رہے: پہلی، اپنی استطاعت بھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے **حکم کی تعمیل**، اور دوسری، پورے دل سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے **حکم اور فیصلے پر رضا**۔

یہی وہ مختصر حقیقت ہے جس سے مومن کو آراستہ ہونا چاہیے، بلکہ یہی وہ عظیم حقیقت ہے جو وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان سے سمجھتا ہے:

سورۃ الانعام – آیات ۱۶۲ تا ۱۶۳

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لا شريكَ له وبذلك أُمرت وأنا أوّلُ المسلمين﴾

کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

چنانچہ مومن اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور اس کے تمام احکام کا خیال رکھتا ہے، نہ ان میں سے کسی ایک سے ہٹتا ہے اور نہ منحرف ہوتا ہے۔ پھر اسے جو بھی واقعات پیش آئیں اور جو بھی نتائج وہ دیکھے، وہ جانتا ہے کہ یہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تقدیر اور اس کی تدبیر سے ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ عادل ہے، ظلم نہیں کرتا، اپنے تمام بندوں پر رحیم ہے اور ہر حال میں ان پر مہربان ہے۔ وہ جو کچھ دیکھتا ہے اسے قبول کرتا ہے، اور اس بارے میں ہمارے رب سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھتا ہے:

سورۃ البقرہ - آیت ۲۱۶

﴿وعسى أن تكرهوا شيئاً وهو خيرٌ لكم وعسى أن تحبّوا شيئاً وهو شرٌّ لكم واللهُ يعلم وأنتم لا تعلمون﴾

اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اور اگر ہم اس حقیقت کی وضاحت کچھ مثالوں سے آسان کرنا چاہیں، تو کتنی ہی مثالیں ہیں جن سے ہم اس مفہوم کو مجسم کر سکتے ہیں:

مومن اپنے دن کی صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف نکلتا ہے جس میں وہ کام کرتا ہے، یا اپنے گودام کی طرف جس میں وہ تجارت کرتا ہے، یا کسی بھی ایسے کام کی طرف جس سے وہ روزی کماتا ہے، اور وہ سب کچھ انجام دیتا ہے جس کا اللہ عزوجل نے اسے مکلف بنایا ہے۔ اس کے بعد اللہ کی قضا و قدر جو کچھ لائے، وہ اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔ اگر نتائج اس کی مرضی کے مطابق آئیں تو وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ صرف اس کے فضل سے آیا ہے، اس کی اپنی محنت سے نہیں۔ لیکن اگر اسے کسی ناپسندیدہ بات کا سامنا ہو، کسی ایسی بات کا جو اس کے گمان میں بھی نہ تھی، نفع کے بجائے نقصان آ جائے، تو وہ اللہ عزوجل کے حکم اور فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے؛ صرف اس کا ظاہر ہی نہیں جھکتا بلکہ اس کا باطن بھی جھک جاتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے — اور وہ اللہ عزوجل پر ایمان رکھنے والا ہے — پورے دل سے جانتا ہے کہ اللہ **حکیم** ہے، ہر چیز کو اس کے صحیح مقام پر ہی رکھتا ہے، اور یہ کہ وہ اس پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا وہ خود اپنے آپ پر رحم کرتا ہے، اور یہ کہ وہ عادل ہے، ظلم نہیں کرتا۔ چنانچہ اگر وہ نتائج کو بظاہر نقصان دیکھے بھی، تو کتنی ہی بار نفع ایسی صورت میں آتا ہے جو اس کی حقیقت کے خلاف ہوتی ہے، اور کتنی ہی بار خیر ایسی صورت میں آتی ہے جو کم فہم لوگوں کو شر اور ناپسندیدہ دکھائی دیتی ہے۔

مومن آدمی کا کوئی رشتہ دار جب بیمار ہو جاتا ہے تو وہ اسے لے کر جلدی سے طبیب کے پاس جاتا ہے، ہمارے رسول محمد ﷺ کا یہ فرمان یاد کرتے ہوئے: «**اللہ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اتاری ہے، سوائے سام کے**» – یعنی سوائے موت کے»۔ چنانچہ وہ علاج کرواتا ہے اور دوا اور علاج کے بارے میں معلوم کرتا ہے، پھر اللہ عزوجل کی قضا و قدر کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔ اگر مریض شفا پا جائے اور صحت یاب ہو جائے تو وہ اللہ کی حمد اور شکر میں اور بڑھ جاتا ہے، اور اگر مقررہ اجل آجائے تو وہ اللہ عزوجل کی قضا و قدر پر راضی ہو جاتا ہے، اور پورے دل اور عقل سے یقین رکھتا ہے کہ اللہ کے حکم سے فیصلہ کرنے والی اور غالب آنے والی چیز **اجل** ہے، نہ کہ وہ بیماری جو اسے لاحق ہوئی۔

بیماری تو اجل کے لشکروں میں سے ایک سپاہی بن کر آئی، اور تکلیفیں بھی اجل کے لشکروں میں سے ایک سپاہی بن کر آئیں۔ اگر یہ سپاہی نہ آتا تو کوئی دوسرا سپاہی آجاتا، کیونکہ اجل مقرر ہے، اس کی زندگی کو اسی مقررہ وقت پر ختم ہونا ہی ہے۔

اے بھائیو! مومن کی شان یہی ہے: وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے، اپنی استطاعت بھر اس کے راستے پر قائم رہتا ہے، اور ہمیشہ اللہ کا یہ فرمان یاد رکھتا ہے: «**پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو**»۔ پھر وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والا اور اس پر راضی رہنے والا ہے – اپنی استطاعت بھر، بلکہ پورے دل سے۔

اسی وجہ سے مومن ہمیشہ کی سعادت میں رہتا ہے، اسی وجہ سے مومن اپنے رب سے اور پوری دنیا سے ہمیشہ راضی رہتا ہے۔ اسی لیے ہمارے رسول محمد ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث نبوی ﷺ

صحیح مسلم، حدیث: ۲۹۹۹ – راوی: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ · سنن نسائی، حدیث: ۱۸۴۳ / مسند احمد، حدیث: ۲۷۰۴ – راوی: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

«مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے! وہ ہر حال میں بھلائی میں ہے: اگر اسے خوشی پہنچے تو شکر کرتا ہے، اور یہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے، اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، اور یہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ مومن بھی عجیب ہے! وہ ہر حال میں ہر بھلائی کے ساتھ ہے، یہاں تک کہ اس کی جان اس کے پہلوؤں کے درمیان سے نکل رہی ہوتی ہے اور وہ بھلائی میں ہوتا ہے۔»

یعنی وہ اپنی جان دے رہا ہوتا ہے اور اپنے رب سبحانہ و تعالیٰ سے راضی ہوتا ہے۔

اے بھائیو! یہ حقیقت جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں، اسے کون سمجھتا ہے؟ اسے وہی سمجھتا ہے جس نے اسے اپنی عقل، اپنے وجدان اور اپنے دل سے چکھا ہو، اور اسے صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر سچا ایمان رکھنے والوں ہی نے چکھا ہے۔

رہے وہ لوگ جو اللہ سبحانہ پر ایمان کے حاشیے پر جیتے رہے، انہوں نے ان حقائق کے بارے میں سنا مگر انہیں جیا نہیں، ان کے بارے میں سنا مگر انہیں چکھا نہیں، کیونکہ اللہ عزوجل پر ان کا ایمان ان کے اعضاء میں اور ان کے دلوں اور نفسوں کی گہرائیوں میں پختہ نہیں ہوا۔ یہ لوگ نہ وہ سمجھتے ہیں جو میں کہتا ہوں، اور نہ اس حقیقت کا ادراک کرتے ہیں جو میں آپ سے کہتا ہوں اور آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔

حقیقی مومن عذاب، تعزیت اور تکلیفوں کا کوئی مطلب نہیں جانتا۔ مومن کو کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں جو اس سے تعزیت کرے — نہ کسی مالی نقصان پر جو اسے پہنچا، نہ کسی مقررہ اجل پر جس نے اس کے کسی عزیز کو اچک لیا، اور نہ کسی ایسی مصیبت پر جو اس پر آئی۔ اور آپ اس سے تعزیت کیوں کریں؟ اگر ہم حقیقت کا تصور کریں تو آپ اس سے تعزیت کیوں کریں؟ تاکہ اس کی مصیبت ہلکی کریں! وہ تو اللہ پر ایمان رکھتا ہے، اور اللہ عزوجل کی قدرت اور حکمت کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔ اللہ عزوجل اپنے بندے کا علاج کرتا ہے مگر اس پر ظلم نہیں کرتا۔ کتنے ہی شفیق ایسے ہیں جنہوں نے اپنے پیارے کا، جس پر وہ مہربان تھے، ایسی دوا سے علاج کیا جو سراسر درد اور تکلیف تھی۔ کیا آپ نے اس مریض کو دیکھا جو علاج کے لیے جلدی سے طبیب کے پاس جاتا ہے، اور طبیب فیصلہ کرتا ہے کہ اسے آپریشن کی ضرورت ہے — ایسے جراحی آپریشن کی جو اس کا بہت سا خون بہا دیتا ہے اور اسے طرح طرح کی تکلیفوں سے گزارتا ہے؟ مریض طبیب کے فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے، اور اس طبیب کے آلات، اس کی حرکات اور اس کے علاج کے نیچے پُرسکون اور خاموش لیٹا رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ آہ بھرے، مگر وہ اسی زبان سے اس کا شکریہ ادا کرتا ہے جس سے وہ آہ بھرتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ طبیب طبیب ہے، اور یہ کہ طب کا پیمانہ وہ نہیں جو ہمیں ظاہری درد اور تکلیفوں میں نظر آتا ہے، بلکہ پیمانہ وہ نتائج ہیں جنہیں ہم مریض ہونے کے ناتے نہیں جانتے، بلکہ انہیں وہ اطبا جانتے ہیں جو اس حقیقت سے واقف ہیں۔

بے شک اللہ اپنے بندوں کا **طبیب** ہے، اور بے شک اللہ عزوجل ان کے ساتھ حکیم اور ان پر مہربان ہے۔ چنانچہ جب انسان اپنے رب کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہو، جب وہ اپنے مولا اور خالق کی بندگی کی حقیقتوں میں رنگا ہوا ہو، اور جب وہ صبح و شام اپنے حال اور قال سے یہ کہتا ہو: «**بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے**»، جب وہ رسول اللہ کی ہمیں دی ہوئی تعلیمات کو دہراتا ہو: «**میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہوں**»، تو یہ کتنا بعید ہے کہ اس انسان کو اس کے رب سبحانہ و تعالیٰ کے فیصلے

سے تکلیف پہنچے، اور یہ کتنا قریب ہے کہ یہ انسان ہمیشہ اپنے رب کی مہربانیوں سے گھرا رہے، ہر حال میں اور ہر صورت میں اس کی نگہداشت کی جائے۔ لیکن اس انسان کو یہ جان لینا چاہیے کہ الٰہی لطف و کرم کے پیمانے اس کے ان تنگ پیمانوں کے تابع نہیں جن کا وہ تصور کرتا ہے، جیسے مریض جانتا ہے کہ طب کے پیمانے اس کے اپنے ذاتی درد اور تکلیفوں کے پیمانوں کے تابع نہیں۔

جی ہاں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے کا یہی حال ہے۔ جب میں اپنے رب پر ایمان رکھتا ہوں تو اس کے کسی حکم میں کوتاہی نہیں کرتا، لیکن اس کے بعد میں دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے رب کی طرف سے آنے والا کوئی زخم ایسا نظر نہیں آتا جو میرے حال کے لیے دوا اور علاج نہ ہو۔ یہی حقیقت ہے، اور یہی واقعہ ہے، اور ہمارے رب نے کتنی ہی بار ہمارے لیے یہ مفہوم واضح فرمایا ہے۔

لیکن جب لوگ اللہ پر ایمان سے دور ہوں، جب وہ اللہ عزوجل کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے سے دور ہوں، جب ان کی خواہشات ہی ان کے معبود ہوں، جب وہ اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشاتِ نفس کو اپنا رب اور معبود بنا لیں، تو اللہ عزوجل ان لوگوں کو مصیبتوں اور آفتوں میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اور یہ مصیبتیں اور آفتیں اس وقت ان کے لیے محض تربیت ہیں، محض تنبیہ اور بیداری کے کوڑے ہیں۔ پس ساری بھلائی اس میں ہے کہ جن کی تادیب کی جا رہی ہے وہ بیدار ہو جائیں، اور ساری مصیبت اس میں ہے کہ کوڑے ان پر برستے رہیں اور پھر بھی وہ بیدار نہ ہوں، بلکہ اپنے سائے میں مدہوش پڑے رہیں اور صبح و شام اپنی خواہشات اور لہو و لعب میں کروٹیں بدلتے رہیں۔

جی ہاں، اے لوگو! پوری دنیا میں انسان کے لیے اللہ عزوجل پر **ایمان کی نعمت** سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ ایمان وہ قلعہ ہے جو انسان کو بدبختی سے بچاتا ہے، ایمان وہ نعمت ہے جو انسان کے دل کو تنگی اور غموں سے بچاتی ہے، **ایمان سب سے بڑی سعادت کا دروازہ ہے**، ایمان وہ کھڑکی ہے جس سے ہر غمزدہ ٹھنڈی اور لطیف ہوا میں سانس لیتا ہے۔ جسے یہ ایمان نصیب ہو گیا، اسے ایسی سعادت نصیب ہو گئی جس کے بعد کوئی بدبختی نہیں، اور جسے یہ ایمان نصیب نہیں ہوا، اسے چاہیے کہ اپنے لیے اس نعمت کو تلاش کرے تاکہ وہ اس حقیقت کو پا لے جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔

میں اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اللہ عظیم سے مغفرت طلب کرتا ہوں، پس تم بھی اس سے مغفرت مانگو، وہ تمہیں بخش دے گا۔ پس مغفرت طلب کرنے والوں کی کیا ہی خوش نصیبی ہے!

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورۃ الاحزاب - آیت ۵۶

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورۃ النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورۃ البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔